موجودہ حالات میں

ہندوستانی مسلمانوں کی ازسرِنو تعمیر و ترقی کے لیے

ایک جامع منصوبہ بندی: ضرورت اور پلان

مقالہ نگار

فاروق خاں مہائمی مصباحی

مولیٰ علی ریسرچ سینٹر

خانقاہِ مارہرہ مطہرہ کے زیرِ انتظام

پیامِ برکات اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

میں سال ۱۴۴۲ھ-2020ء کو مقالہ نویسی کا مسابقہ ہوا تھا،

جس میں زیرِ نظر مقالے کو پہلی پوزیشن حاصل ہوئی۔

موجودہ حالات میں

ہندوستانی مسلمانوں کی ازسرِ نو تعمیر و ترقی کے لیے

ایک جامع منصوبہ بندی: ضرورت اور پلان

مقالہ نگار

فاروق خاں مہائمی مصباحی

ناشر

مولا علی ریسرچ سینٹر، مینارہ مسجد، ممبئی

فہرستِ مضامین

تاثر	4
کتاب کا آغاز	6
تعمیروترقی کے اہم ذرائع	6
مسلمانوں کی موجودہ تعلیمی حالت	7
معیشت میں مسلمانوں کی موجودہ حالت	10
زراعت	11
تجارت	11
ملازمت	12
سیاست	13
انجمنِ اسلام پلان	14
بیت المال پلان	15
ویب سائٹ اور اپلی کیشن پلان	16
ریکارڈ ڈیٹا پلان	17
ہیلپ لائن سینٹر پلان	18
اسکولز اور کالجز پلان	19

19	یونیورسٹیز، میڈیکل اور انجینئرنگ کالجز پلان
20	فضول خرچی بینڈ پلان
20	غیر سودی قرض پلان
21	مرکزی و ضلعی دارالافتاء و دارالقضاء پلان
22	لائبریریز پلان
22	سمر کلاسز اور ہفتہ واری کلاسز پلان
22	اصلاحِ مساجد پلان
23	اصلاحِ مدارس پلان
25	غیر مسلموں میں تبلیغِ دین پلان
25	ووٹنگ کا پلان
25	سیاسی جماعت پلان
26	ٹی وی چینل یا یوٹیوب چینل پلان
27	الیکٹرانک اخبار پلان
28	ماہانہ و سالانہ میٹنگ پلان
29	انجمن کے دیگر فلاحی، رفاہی اور سماجی کام

تاثرِ گرامی

(حضرت مولانا ابوالفواد توحید احمد طرابلسی حفظہ اللہ تعالیٰ)

حضرت مولانا مفتی فاروق مہائمی صاحب کا شمار جماعتِ اہلِ سنت کے اُبھرتے ہوئے قلم کاروں میں ہوتا ہے، جو اپنے منفرد اسلوبِ نگارش اور گہرے علمی پس منظر کی بدولت تیزی سے مقبول ہو رہے ہیں۔ آپ کا علمی اور فکری سفر زمانۂ طالب علمی سے شروع ہوا تھا، جب لوح و قلم کے ساتھ آپ کی محبت نے آپ کو مختلف موضوعات پر لکھنے کے لیے متحرک کیا۔

مفتی صاحب کے قلم میں شگفتگی، روانی اور تاثیر کا امتزاج پایا جاتا ہے۔ جب وہ انشائی اسلوب میں لکھتے ہیں تو اُن کی تحریریں قاری کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہیں۔ اُن کا اندازِ بیان نہایت دل نشین ہوتا ہے، جو پیچیدہ موضوعات کو بھی سہل انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اُن کی تحریروں میں الفاظ کا انتخاب اور جملوں کی ترتیب نہایت منفرد اور متأثر کن ہوتی ہے، جو قاری کو ابتدا سے انتہا تک باندھے رکھتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کی تحریریں مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر بڑے پیمانے پر شائع ہوتی ہیں، جہاں اُنھیں قارئین کی جانب سے بے حد سراہا جاتا ہے۔ آپ کے

مضامین، مقالات اور انشائیے نہ صرف علمی حلقوں بلکہ عوام الناس میں بھی مقبول ہیں، جس کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ آپ کا اندازِ بیان قارئین کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے اور اُن کے خیالات کو ایک نئی جہت دیتا ہے۔

زیرِ نظر مقالہ مارہرہ شریف میں منعقد انعامی مقابلے میں شرکت کے لیے لکھا گیا تھا، جسے ممتحن حضرات نے غور و خوض کے بعد ایک نمبر کی پوزیشن دی، درحقیقت یہ مقالہ اِسی اعلیٰ معیار کے لائق ہے کہ اِسے دیگر کے مقابلے میں اوّلیت دی جائے، اِس مقالے کا اوّل نمبر پر آنا آپ کی علمی صلاحیتوں اور تحقیقی دلچسپی کا منہ بولتا ثبوت بھی ہے، اِس کامیابی پر اُنھیں نہ صرف علمی حلقوں میں پذیرائی ملی، بلکہ اُن کی شخصیت ایک روشن مثال کے طور پر اُبھری۔

مولا تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مفتی صاحب کا تحریری سفر یوں ہی علم و ادب کے میدان میں اپنی خدمات انجام دیتا رہے اور ہم سبھی مفتی صاحب کی تلاش کردہ نت نئی جہات سے مستفید ہوتے رہیں، آمین بجاہ سید المرسلین۔

ابو الفواد توحید احمد طرابلسی
استاذ جامعہ غوثیہ نجم العلوم
مرکزی ادارہ سنی دعوت اسلامی، ممبئی

موجودہ حالات میں
ہندوستانی مسلمانوں کی ازسرِنو تعمیر وترقی کے لیے

(ایک جامع منصوبہ بندی: ضرورت اور پلان)

۲۰۱۴ء کے بعد سے ایک نئے ہندوستان کی تشکیل دینے کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے اور جس حساب سے اس کی رفتار ہے، ایسا لگتا ہے کہ بہت جلد وہ نیا ہندوستان وجود میں آجائے گا۔ ایسے حالات میں مسلمانوں کی تعمیر وترقی سے کہیں زیادہ مسلمانوں کے تحفظ و بقا کے بارے میں سوچنے اور اُس کے لیے نہایت اہم منصوبے بنانے کی ضرورت ہے۔ تاہم اگر مسلمان اپنے تحفظ و بقا کو مستحکم کر لیتے ہیں تو اِس مقالے میں دیے گئے پلان اور منصوبہ بندی کے تحت اُن کی تعمیر وترقی کی راہیں ہموار ہوسکتی ہیں؛ مگر شرط یہ ہے کہ اُنھیں پڑھ کر ہواؤں میں اڑانے کی بجائے اُن پر عمل کیا جائے۔

آیئے سب سے پہلے یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اس منوصبہ بندی کی ضرورت کیوں ہے:

تعمیر وترقی کے اہم ذرائع:

کسی بھی قوم کی تعمیر وترقی کے لیے جو تین سب سے اہم ذرائع ہیں، وہ یہ ہیں:

(۱) تعلیم

(۲) معیشت وتجارت

(۳) سیاست

یہ تینوں ذرائع ایک دوسرے سے ریلیٹیڈ ہیں؛لیکن اگر ہم ان تینوں میں سے سب سے اہم ذریعے کی بات کریں تو وہ ہے تعلیم ؛ کیوں کہ تعلیم ہی کے ذریعے سے اگلے دونوں ذرائع میں بہتری اورتبدیلی لائی جاسکتی۔

آنے والے سطور میں ہم انھی تینوں ذرائع پر بحث کرتے ہوئے یہ بتانے کی کوشش کریں گے کہ ان تینوں فیلڈ میں مسلمانوں کی موجودہ حالت کیا ہے؟ اور وہ کون سے طریقے ہیں جنھیں اپنا کر مسلمانوں کی تعمیر وترقی کی راہیں ہموار کی جاسکتی ہیں:

مسلمانوں کی موجودہ تعلیمی حالت:

آیئے سرکاری اورغیر سرکاری اعداد وشمار کے مطابق یہ جاننے کی کوشش کریں کہ مسلمانوں کی موجودہ تعلیمی حالت کس نہج کی ہے:

۲۰۰۱ء کی مردم شماری کے حساب سے،اُس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کی کل آبادی ۴ء۱۳فی صد تھی ،یعنی ۱۳رکروڑ ۸۰رلاکھ۔جس میں ۸ء۵۹ فی صد لوگ تعلیم یافتہ تھے یعنی کسی بھی زبان میں لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔

(مردم شماری: مذہب،۲۰۰۱)

حکومتِ ہند کے ایما پر سچر کمیٹی نے ۲۰۰۶ء میں ایک رپورٹ تیاری کی تھی جس

کے مطابق مسلمانوں کی ۳ء۶ فی صد آبادی گریجویٹ تھی۔ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ پانے والوں کی تعداد ۸ء۶ فی صد تھی۔یعنی ''سچر کمیٹی'' کی رپورٹ کے اعتبار سے مسلمانوں کی اُس وقت کی تعلیمی حالت ST اور SC سے بھی بدتر تھی ؛ کیوں کہ اس وقت ان کی ۸ء۳ فی صد آبادی گریجویٹ تھی اور ۲ء۱۰ فی صد آبادی ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ پانے والی تھی۔اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مسلمانوں کا تناسب اس طرح تھا:

پی ایچ ڈی میں ۲ء۴ فی صد، پوسٹ گریجویٹ (PG) میں ۴ر فی صد، انڈر گریجوٹ (UG) میں ۷ء۱ فی صد۔جب کہ ۳ سے ۴ فی صد آبادی مدارس میں زیر تعلیم تھی۔

(سچر کمیٹی رپورٹ، ۲۰۰۶، ص: ۶۴، ۶۸، ۶۹)

۲۰۱۱ء کی مردم شماری کے حساب سے ہندوستان میں مسلمانوں کی کل آبادی ۲ء۱۴ فی صد یعنی ۱۷ کروڑ تھی، جس میں سے ۳ء۵۷ فی صد لوگ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔جب کہ عیسائیوں کی ۳ء۷۴ فی صد، بدھسٹوں کی ۸ء۷۱ فی صد اور ہندوؤں کی ۶ء۶۳ فی صد آبادی لکھنے پڑھنے سے واقف تھی۔

(مردم شماری: مذہب، ۲۰۱۱)

اس اعتبار سے دیکھا جائے تو مسلمانوں کی آبادی کا ۷ء۴۲ فی صد طبقہ اُس وقت اَن پڑھ تھا؛ بلفظِ دیگر ہندوستان میں سب سے زیادہ اَن پڑھ قوم، مسلمان تھی۔

MHRD منسٹری آف ہیومن ریسورس ڈیولپمینٹ کی (۲۰۰۹ء-۲۰۱۰ء) کی رپورٹ کے مطابق اعلیٰ تعلیم میں مسلمانوں کی نمائندگی ۱۱ر فی صد تھی ۔جب کہ یہ

نمائندگی دیہاتوں میں صرف ۷ء۶ فی صد تھی۔

(انڈین ایکسپریس، ۱؍ستمبر ۲۰۱۶ء)

AISHE آل انڈیا سروے آف ہائر ایجوکیشن کی ۲۰۱۵ء کی رپورٹ کے مطابق اعلیٰ تعلیم میں مسلمانوں کی شرح ۷ء۴ فی صد ہے۔

(AISHE آل انڈیا سروے آف ہائر ایجوکیشن ۲۰۱۵ء)

رجت دتّا (@rajatdutta13) کی تحقیق کے مطابق جو اُنھوں نے ۲۳؍ اپریل ۲۰۲۰ء کو ٹویٹ کیا تھا:

اعلیٰ تعلیم میں مسلمانوں کا تناسب ۲۳ء۵ فی صد ہے۔

قطعِ نظر اس سے کہ یہ اعداد و شمار اکھٹا کرنے والے اپنے کام میں دیانت دار ہیں یا نہیں، اتنی بات تو بالکل صاف ہے کہ ہندوستانی مسلمان دوسرے مذاہب کی بہ نسبت تعلیمی میدان میں بہت زیادہ پیچھے ہیں۔ ان کی اس پس ماندگی کے بہت سے اسباب ہیں۔

مثلاً:

- بہت سے مسلمان ذہنی طور پر مفلوج ہیں۔
- بہت سے مسلمان دینی اور دنیاوی دونوں تعلیم کو اہمیت نہیں دیتے۔
- بہت سے مسلمان یہ سوچ کر بیچ میں ہی تعلیم چھوڑ دیتے ہیں کہ تعلیم کسبِ معاش کا ذریعہ ہے اور ہمیں اچھی نوکری ملے گی نہیں۔
- بہت سے مسلمان روزگار سے محروم ہیں اور بہت سے مسلمان صرف اتنا

کما پاتے ہیں کہ اس سے ان کے گھر، دووقت کی روٹی بمشکل پک پاتی ہے، نتیجۃً ایسے مسلمانوں کے بچے تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں۔

❁ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مسلم اکثریت والے علاقوں میں معیاری اداروں کا فقدان ہے۔

❁ بہت سے مسلمان اس سوتیلے برتاؤ سے بھی مایوس ہو کر تعلیم سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں، جو اُن کے ساتھ وطنِ عزیز میں کیا جاتا ہے۔

معیشت میں مسلمانوں کی موجودہ حالت:

کسی قوم کی ترقی کے لیے دوسرا سب سے بڑا ذریعہ یہ ہے کہ اُس قوم کی معاشی حالت بہتر ہو؛ کیوں کہ اِس وقت پوری دنیا میں سرمایادارانہ اقتصادی نظام رائج ہے، یعنی جو قوم یا جو ملک جتنا زیادہ مال دار ہے وہ اتنا زیادہ ترقی پزیر ہے۔

مگر ہم ہندوستانی مسلمانوں کی معاشی حالت پر نظر کرتے ہیں تو ہمیں یہاں بھی خاطر خواہ نتائج نظر نہیں آتے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ معاشی حالت بحال کرنے کے تین ذرائع ہیں:

(۱) زراعت

(۲) تجارت

(۳) ملازمت۔

اور مسلمان ان تینوں فیلڈ میں لڑکھڑاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

زراعت:

مسلمانوں کی ٦٥ ؍فی صد آبادی کا ذریعۂ معاش زراعت ہےاور مسلمانوں کی اکثریت زمین داری سے محروم ہے،جس کی وجہ سے وہ بٹائی پر زمین لے کر کھیتی کرتی ہے اور بمشکل اتنا اناج ہی اکھٹا کر پاتی ہے کہ کسی طرح اُس کا گزر بسر ہو سکے۔ پھر مسلمانوں کی ٨٠ فی صد آبادی اُن صوبوں میں رہتی ہے جہاں کی زمینیں آج تک زراعتی ترقی سے محروم ہیں۔

(ملخصاً،سال نامہ:اہلِ سنت کی آواز،خصوصی شمارہ مسلم مسائل:٢٠١٧ء،ص:٧٦)

تجارت:

ایک بڑے تجارت کے لیے بڑی رقم کی ضرورت ہوتی ہے،اور بڑی رقم بینکوں اور سرمایہ فراہم کرنے والے اداروں سے حاصل ہوتی، ان بینکوں اور اداروں میں مسلمانوں کی حصے داری نہ کے برابر ہے۔یہی وجہ ہے کہ ایسی بڑی تجارت جن کی سالانہ آمدنی ١٠٠ ؍کروڑ یا اُس سے زائد ہے،مسلمانوں کا اُس میں محض ایک فی صد یا اُس سے بھی کم تناسب ہے۔اگر چہ پچھلے تین چار دہائیوں میں مسلمانوں نے تجارت میں پیش رفت کی ہے؛مگر یہ آکڑے فرحت بخش نہیں ہیں۔

(ایضاً،ص:٧٦-٧٧)

دوسری طرف مسلمانوں کی اکثر آبادی غریب ہے۔ایسے مسلمان،اگر تجارت کریں تو کریں کیسے،کوئی انھیں قرض نہیں دیتا،اگر وہ بینک سے قرض لیتے ہیں تو جتنا

کماتے ہیں اتنا یا اس سے زیادہ انھیں سود ادا کرنا پڑتا ہے،اور خدانہ خواستہ اگر ان کی تجارت سکسیز اور کامیاب نہ ہو،تو انھیں اُن پراپرٹیز سے بھی ہاتھ دھونا پڑ جاتا ہے جو اُن کی کل جمع پونجی ہوتی ہے۔

ملازمت:

اچھی ملازمت اور اچھی نوکری کے لیے اچھی ڈگری کا ہونا بہت ضروری ہے،پچھلے صفحے پر آپ نے مسلمانوں کا تعلیمی گراف دیکھ لیا ہے،جس سے یہ اندازہ لگانا بالکل دشوار نہیں کہ اُن کا ملازمت میں گراف کیا ہوگا۔

یہی وجہ ہے کہ جو مسلمان تجارت نہیں کرتے وہ کوئی معمولی نوکری یا مزدوری کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔چناں چہ آج مسلمانوں کا ایک کثیر طبقہ ola یا uber میں ڈرائیونگ کرتے ہوئے یا ہوٹلوں میں ویٹرنگ کرتے ہوئے یا ڈیلیوری بوائے یا سیلز مین (Salesman) کی نوکری کرتے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔اور بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں جو مارے مارے پھرتے ہیں؛مگر اُنھیں کوئی نوکری دینے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔

سرکاری ملازمتیں،تعلیم یافتہ متوسط طبقے کو آگے بڑھانے کے لیے بہت ہی اہم ذریعہ ہوتی ہے،اور یہی متوسط طبقہ کسی قوم کو خوش حال اور مستحکم بنانے میں کلیدی رول ادا کرتا ہے۔لیکن جب ہم اس طرف نظر کرتے ہیں تو ہمیں یہاں بھی مایوسی ہی ہاتھ آتی ہے۔

چناں چہ سرکاری آکڑے ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی حصے داری ایک فی صد سے پانچ فی صد رہی ہے۔سرکاری انتظامیہ کی اعلیٰ ترین نوکریاں مثلاً: آئی اے ایس اور آئی پی ایس یا فوج میں مسلمانوں کی حصے داری ایک فی صد سے تین فی صد ہے۔اور نچلے درجے کی نوکریوں میں یہ تناسب بڑھ کر ۵ رفی صد تک پہنچ جاتا ہے۔

(ایضاً،ص:۷۷)

سیاست:

کسی قوم کی تعمیر وترقی کا تیسرا اہم ذریعہ سیاست ہے۔سیاست میں بھی مسلمانوں کی حالت انتہائی افسوس ناک ہے۔اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ ۲۰۱۹ء کے ۱۷ ویں لوک سبھا الیکشن میں ۵۴۳ سیٹوں میں سے صرف ۲۷ رمسلمان ہی ایم پی منتخب ہوئے ہیں۔جو کہ ۵ رفی صد سے بھی کم ہے۔جب کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی ۱۴٫۲ء فی صد (۲۰۱۱ء مردم شماری) کے اعتبار سے کم سے کم ۷۰ رایم پی تو منتخب ہونا ہی چاہیے تھے۔

اگر چہ ۱۶ ویں لوک سبھا الیکشن ۲۰۱۴ء کی بہ نسبت اس الیکشن میں کچھ اضافہ ضرور ہوا ہے۔کیوں کہ ۲۰۱۴ء میں صرف ۲۳ مسلمان ایم پی ہی منتخب ہوئے تھے۔مگر یہ اضافہ برائے نام ہی ہے۔

ادھر ودھان سبھا میں بھی مسلمان ممبران کا تناسب ان کے صوبائی فی صد کے اعتبار سے بہت کم ہے۔مثال کے طور پر جموں وکشمیر کو چھوڑ کر مسلمانوں کی اکثریتی

آبادی والے پانچ صوبوں کا رزلٹ کچھ اس طرح ہے:

(مسلم اکثریتی صوبوں میں MLAs کا تناسب، رجت دتا کے ٹوئٹر اکاؤنٹ [@rajatdutta13] سے)

مسلم اکثریتی صوبے	مسلم آبادی کا تناسب	مسلم ایم ایل اے	غیر مسلم ایم ایل اے
آسام	۳۴٫۲۰%	۲۳٫۸%	۷۶٫۲%
مغربی بنگال	۳۴٫۲۰%	۲۰٫۰۰%	۸۰٫۰۰%
کیرالہ	۲۶٫۵۰%	۲۰٫۷%	۷۹٫۳%
اتر پردیش	۱۹٫۳۰%	۵٫۷%	۹۴٫۳%
بہار	۱۶٫۹۰%	۹٫۹%	۹۰٫۲۱%

کیا یہ آکڑے کسی جامع اور ٹھوس منصوبہ بندی کا مطالبہ نہیں کرتے؟ ضرور کرتے ہیں، تو اب آیئے مسلمانوں کی از سرِ نو تعمیر و ترقی کے لیے منصوبے اور پلان بنائیں:

انجمنِ اسلام پلان:

سب سے پہلے ہندوستانی سطح پر مسلمانوں کی ایک انجمن تیار کی جائے جن کے سپرد مسلمانوں کی تعمیری و ترقی کی ذمے داری ہو۔ انجمن کے ہر فرد کا انتخاب انتہائی

غور وخوض کے ساتھ ہو۔ ہر ضلع اور ضلع کے ہر شہر و دیہات سے انجمن کے لیے مخلص علماے کرام اور مخلص دانشوروں کو ہی چنا جائے اور اُنھیں ان کے کام کا بھر پور معاوضہ بھی دیا جائے؛ کوئی بھی کام بغیر معاوضے کے نہ کرایا جائے۔

یاد رکھیں ممبران کا مخلص ہونا انتہائی ضروری ہے، ورنہ سارے پلان چوپٹ ہوجائیں گے اور کوئی بھی کام صحیح ڈھنگ سے نہیں ہو پائے گا۔ سبھی ممبران، سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیرتِ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بار بار مطالعہ کرلیں؛ تاکہ ان کے سامنے اُن جیسا خلوص اور اُن جیسا کام کرنے کا طریقہ بطور آئیڈیل ونمونہ موجود رہے۔

انجمن کے ممبران ہر مسلمان کو اسلام کی نظر سے دیکھیں؛ تعلق ورشتے داری، ذات پات، رنگ ونسل، ضلع وصوبہ، مسلک ومشرب، غرض کہ کسی بھی اعتبار سے کسی کے ساتھ کوئی امتیاز نہ رکھیں۔ اور حیلۂ شرعی کرکے انجمن کا فنڈ اپنے لیے ہرگز استعمال نہ کریں۔

بیت المال پلان:

انجمن سب سے پہلے ایک بیت المال بنائے؛ کیوں کہ جب تک فنڈ جمع نہیں ہوگا کوئی بھی فلاحی ورفاہی کام نہیں ہوسکتا۔

اس بیت المال میں فنڈ جمع کرنے کے لیے چند طریقے اپنائے جاسکتے ہیں:

- انجمن، مسلمانوں کے ہر گھر کو ماہانہ سو روپے دینے کی ذمے داری دے۔ جس علاقے سے جو رقم حاصل ہو، اُسی علاقے کے اکاؤنٹ میں جمع ہو اور اسی علاقے کے لوگوں پر صرف ہو۔

❁ ہر صاحبِ زکاۃ کم از کم اپنی زکاۃ کا آٹھواں حصہ ضرور بیت المال کو دے۔ بیت المال میں یہ روپے علاحدہ رکھیں جائیں اور علماے کرام سے دریافت کر کے شرعی طور پر صرف کیے جائیں۔

❁ باہمت اور اہل ثروت مسلمانوں سے بیت المال کے لیے گراں قدر چندے وصول کیے جائیں؛ ہو سکے تو ان کے لیے بھی کچھ ماہانہ رقم متعین کر دی جائے۔

❁ اس طرح کے ادارے اور این جی اوز (NGOs) کو حکومت بھی فنڈ دیتی ہے، دانشوروں سے بات کر کے حکومتی امداد بھی حاصل کی جا سکتی ہے؛ جب کہ ایسا کرنا مصلحت کے خلاف نہ ہو۔

❁ انجمن کے ویب سائٹ اور اپلی کیشن میں یہ آپشن بھی ہو کہ جو آن لائن رقم جمع کرنا چاہے وہ آن لائن رقم بھی جمع کر سکے۔

ویب سائٹ اور اپلی کیشن پلان:

انجمن کا ایک ویب پیج اور ایک اپلی کیشن بنائیں، اس میں انجمن کی ڈیٹیل اور انجمن کے اغراض و مقاصد کا بیان ہو۔ کچھ اہم اغراض و مقاصد جس کے نشر کرنے سے کسی طرح کی دقت آسکتی ہو یا خلاف مصلحت ہو، تو انھیں نشر نہ کیا جائے۔ ان کے جان کار صرف اور صرف ممبران ہی ہوں۔

اپلی کیشن کو کم ایم بی میں اینڈرائڈ اور آئی فون دونوں کے لیے بنائیں اور اتنا کار گار و مفید بنائیں کہ ہر مسلمان اسے انسٹال کرنا ضروری سمجھے۔

مثلاً:

❁ اس میں عقائد ،دینی مسائل،معاشی و سیاسی معاملات پر،پی ڈی ایف کتابیں،مضامین اور ویڈیوز ہوں۔

❁ پوری دنیا کی نماز کے اوقات،قبلہ نما،عیسوی و ہجری کیلینڈر،قرآن کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان،تسبیح،نماز سائلینٹ موڈ وغیرہ موجود ہوں۔

❁ اسی ویب پیج اور اپلی کیشن کے ذریعے انجمن مسلمانوں کو ضروری ہدایات بھی دیتی رہے۔

❁ ہر ممبر کے لیے اپلی کیشن انسٹال کرنا لازم وضروری ہو۔اپلی کیشن میں ممبران اور عوام کے لاگ اِن (login) کرنے کا آپشن الگ الگ ہو۔

ریکارڈ ڈیٹا پلان:

انجمن کے ریکارڈ میں انڈیا کے تمام مساجد، مدارس اور درگاہوں کا ریکارڈ ہو۔ اِس کے لیے انجمن ایک فارم بنائے ،جس میں مسجد، مدرسے اور درگاہ کا نام و پتہ؛ امام، پرنسپل، سجادہ نشین، اور ہیڈ ٹرسٹی کا نام و پتہ، ای میل آئی ڈی اور واٹس ایپ نمبر لکھنے کا آپشن ہو۔ یہ فارم مذکورہ سبھی جگھوں پر بھیج دیا جائے ،اہل مدارس و مساجد و خانقاہ اسے فِل کر کے انجمن کو ارسال کریں۔

بلکہ بہتر یہ ہے کہ یہ کام آن لائن فارم کے ذریعے سے کیا جائے، کیوں کہ آن لائن چیز کا جمع کرنا آسان ہے۔ ہاں ! انجمن مزید احتیاط کے لیے ان کی ہارڈ کاپی بھی

اپنے صدر دفتر میں رکھ لے۔

یہ کام انتہائی ضروری ہے،ایسا کرنے سے مسلمانوں کی سبھی اہم شخصیات سے کونٹیکٹ (Contact) رہے گا اور سارے مذہبی مقامات پر انجمن کا پیغام یک بارگی بہت ہی آسانی سے پہنچ جائے گا۔ایسا کرنے سے ہنگامی صورتِ حال میں ضروری تدابیر کرنا بھی آسان ہوگا۔اس ریکارڈ کو عوام میں نشر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

ہیلپ لائن سینٹر پلان:

انجمن کی طرف سے ایک ہیلپ لائن سینٹر قائم کیا جائے۔تعلیم ،معیشت اور سیاست میں سے ہر فیلڈ کے الگ الگ ماہرین کو اس کی ذمے داری دی جائے۔اس ہیلپ لائن سینٹر کی سیوا ۲۴ گھنٹے اویل ایبل (available) رہے۔

انجمن اپنا ہیلپ لائن نمبر اپنے ویب پیج ،اپلی کیشن اور سوشل میڈیا پر نشر کرے؛تاکہ ہر مسلمان کے لیے یہ گنجائش ہو کہ وہ ڈائریکٹ ،ہیلپ لائن سینٹر کے ماہرین سے،اپنی تعلیمی، معاشی ،سیاسی معاملات میں، براہ راست مشورہ لے سکے۔ ماہرین،اُس کے مناسبِ حال،اسے بہترین مشورہ دیں۔

اگر ماہرین یہ محسوس کریں کہ فلاں مسلمان کو تعلیمی،معاشی،سیاسی یا دیگر ضروریاتِ زندگی میں کسی چیز کی ضرورت ہے،تو وہ انجمن سے اُس مسلمان کی سفارش کریں۔پھر انجمن، بیت المال کے فنڈ سے اس مسلمان کی ضروری امداد کرے۔

اسکولز اور کالجز پلان:

ممبران، ضلع ضلع، شہر شہر، قریہ قریہ دورہ کریں، جہاں اسکول قائم کرنا مناسب سمجھیں، وہاں معیاری اسکول قائم کریں، جہاں کالج قائم کرنے کی ضرورت ہو وہاں معیاری کالج قائم کریں، اس قیام میں بیت المال کے فنڈ کا استعمال کریں، اور ضرورت محسوس کریں تو اس علاقے کے مسلمانوں سے چندہ بھی وصول کریں۔

اِن اسکولز اور کالجز میں مفت تعلیم ہرگز نہ ہو؛ بلکہ اس علاقے کے حساب سے فیس رکھی جائے؛ کیوں کہ دیکھا یہی گیا ہے کہ مفت مال کی قدر نہیں کی جاتی۔ ہاں! اگر کچھ انتہائی غریب طلبہ ہو تو ان کی فیس معاف کر دیں اور فیس کی رقم کسی مال دار سے، بطور ایصال ثواب وصول کر لیں؛ تاکہ اسکولز اور کالجز کے فنڈ میں کمی نہ آئے۔ اس فنڈ سے اسکولز اور کالجز ہی کا انتظام کریں۔

اساتذہ اور دیگر ملازمین کی تنخواہیں بھی اسی فنڈ سے ادا کریں۔

یونیورسیٹز، میڈیکل اور انجینئرنگ کالجز پلان:

انجمن کی یہ کوشش ہو کہ جتنی جلدی ہو سکے سرکار کی مدد کے ساتھ، ایک عظیم یونیورسٹی اور چند میڈیکل و انجینئرنگ کالجز قائم کرلے۔ تعلیم مفت نہ رہے؛ لیکن نادار و غریب طلبہ کے لیے فیس معاف کرنے کا بھی آپشن ہو۔

فضول خرچی بینڈ پلان:

انجمن کی طرف سے مفکرین کی ایک ٹیم تیار کریں، جن کا کام تحریر و تقریر و تبلیغ کے ذریعے مسلمانوں کی ذہن سازی کرنا ہو۔ یہ ٹیم، جتنی جلدی ہو سکے مسلمانوں کے دماغ میں یہ بات بٹھانے کی کوشش کرے کہ فضول خرچی سے حتی الامکان بچا جائے؛ شادی بیاہ، بزرگوں کے اعراس، جلسہ وجلوس، تعزیہ داری وغیرہ میں جو فضول خرچی ہوتی ہے، اُن پر مکمل کنٹرول کرنے کی کوشش کی جائے، جو نہ مانیں ان کے خلاف سماجی چارہ جوئی کی جائے۔ اگر صرف ایک سال کی اِن فضول خرچیوں کو جمع کرلیا جائے تو ایک یونیورسٹی آرام سے قائم کی جاسکتی ہے۔

مسلمان اپنی ضروریات کو کم کریں اور جو رقم بچے اس سے اپنی اولاد کی تعلیمی حالت اور اپنی معاشی حالت کو درست کریں۔

غیر سودی قرض پلان:

انجمن کی طرف سے مسلمانوں کے لیے یہ بھی سہولت ہو کہ وہ اپنے بچوں کے تعلیمی امور، اپنے کاروبار و تجارت یا دیگر ضروری معاملات کے لیے بیت المال سے غیر سودی قرض لے سکیں۔ بیت المال اُنھیں غیر سودی قرض دے اور قرض کی وصول یابی کے لیے ان کی جائیداد مکفول کر کے، اُن کی طاقت و استعداد کے مطابق، ایسی قسطیں متعین کر دے جسے وہ آسانی سے ادا کر سکیں۔ ساتھ ہی ساتھ اُن کے خرچ اور مصارف کو بھی متعین کر دے؛ تا کہ وہ فضول خرچی سے بچتے ہوئے، جتنی جلدی ہو

سے کے بیت المال کو اس کا قرض واپس کردیں۔ جب اُن کا قرض ادا ہو جائے اُن کی جائیداد اُنھیں واپس کردی جائے۔

مسلمانوں کی کثیر تعداد ایسی بھی ہے جن کی جائیداد بینکوں یا قرض دہندہ اداروں میں گروی پڑی ہیں۔قرض پر سود کی مقدار زیادہ ہو جانے کی وجہ سے، اس کا ادا کرنا ان کے لیے انتہائی دشوار ہو چکا ہے۔ بیت المال ایسے مسلمانوں کا قرض ادا کرے اور ان کی جائیداد مکفول کرلے اور اُس جائیداد سے ایسی قسطیں مقرر کرکے قرض وصول کرلے، جن کا ادا کرنا، نا قابلِ برداشت نہ ہو۔ساتھ ہی ان کے مصارف وخرچ بھی متعین کردے؛ تاکہ وہ جلد از جلد بیت المال کو قرض لوٹا دیں۔

مرکزی وضلعی دارالافتاء ودارالقضاء پلان:

انجمن کی طرف سے ایک مرکزی دارالافتاء ودارالقضاء قائم ہو۔ اگر پہلے سے ہی کوئی مرکزی دارالافتاء ودارالقضاء موجود ہو،تو انجمن اس سے رابطہ کرکے مرکزی دارالافتاء ودارالقضاء کی ذمے داری اس کے سپرد کردے۔ پھر اُس مرکزی دارالافتاء ودارالقضاء کے ماتحت ہر ضلع میں ایک دارالافتاء ودارالضاء قائم کیا جائے۔ اِن ضلعی دارالافتاء والقضاء کا کام، مسلمانوں کی روزمرہ کی زندگی کے بارے میں فتوی دینا یا فیصلہ کرنا ہو۔ یہ کسی ایسے اہم مسئلے کو ہاتھ نہ لگائیں جس کا تعلق جملہ مسلمانوں سے ہو؛ بلکہ اُسے مرکزی دارالافتاء والقضاء کی طرف ٹرانسفر کردیں۔ یہ ساری خدمات آن لائن بھی دستیاب ہوں۔

لائبریریز پلان:

ہر ضلع میں انجمن کی طرف سے ایک مرکزی لائبریری ہو، جس میں عقائد و احکام کے ساتھ ساتھ فکری عناوین پر بھی کتابیں موجود ہوں۔ کتابیں عربی، اردو، انگلش اور ہندی کے علاوہ اس علاقے کی زبان میں بھی ہوں۔ ہفت روزہ، پندرہ روزہ، ماہ نامہ غرض کہ ہر طرح کے رسالے فراہم کیے جائیں۔ علاقے کی زبان کے ساتھ ساتھ انگلش، اردو اور ہندی میں بھی روزانہ پابندی کے ساتھ اخبار آئے۔

شہر و دیہات کی ہر مسجد میں بھی ایک چھوٹی سی لائبریری یا کتابوں کی کچھ الماریاں ہوں، جس میں عقائد و احکام اور فکری عناوین پر کتابیں موجود ہوں۔

سمر کلاسز اور ہفتہ واری کلاسز پلان:

- انجمن کے ممبران، نوجوان نسل کو خود سے قریب کریں اور ان میں دینی سمجھ بوجھ کی لیاقت و صلاحیت پیدا کریں، اس کے لیے ہفتہ واری دینی کلاسز کا اہتمام کریں۔
- گرمی کی چھٹیوں میں سمر کلاسز کا اہتمام کریں۔
- جو نوجوان کلاس جوائن نہ کر سکتے ہوں، اُن کے لیے آن لائن کلاسز کا اہتمام ہو۔

اصلاحِ مساجد پلان:

- انجمن، مساجد کے ٹرسٹیوں سے رابطہ کر کے ائمہ و مؤذن اور مساجد کے دیگر

ملازمین کی تنخواہیں اتنی بڑھوائے کہ وہ آسانی سے اپنا گزر بسر کرسکیں؛ بلکہ کچھ بچا بھی سکیں۔

❁ مساجد کے ٹرسٹیوں کی بھی ووٹنگ ہو؛ تاکہ وہ اپنی کرسی برقرار رکھنے کے لیے اپنا کام ذمے داری سے کریں اور جو نالائق ہو اُسے برطرف کیا جاسکے۔

❁ انجمن، ہر مسجد کے امام کو بامعاوضہ یہ ذمے داری دے کہ وہ وہاں کے بوڑھوں، نوجوانوں اور بچوں کو بنیادی دینی تعلیم سے آراستہ کریں۔ اگر اس کام کے لیے اور لوگوں کی ضرورت پڑے تو ان کا انتظام بھی کرے۔ اِسی طرح خواتین کے لیے بھی بنیادی دینی تعلیم کا انتظام کرے۔

❁ انجمن کی حالات حاضرہ پر گہری نظر ہو اور اس کی طرف سے ہر ہفتے بدھ کے دن مسجد میں تقریر و خطابت کے لیے عنوان دیا جائے۔ ہو سکے تو علما کی ٹیم سے بامعاوضہ خطبات لکھوا کر مساجد کے ائمہ کو ارسال کریں۔ اس کے لیے ویب پیج اور اپلی کیشن کا استعمال کریں۔

اصلاحِ مدارس پلان:

❁ انجمن ، مدارس کے ٹرسٹیوں سے رابطہ کر کے اساتذہ اور مدارس کے دیگر ملازمین کی تنخواہیں اتنی بڑھوائے کہ وہ آسانی سے اپنا گزر بسر کر سکیں، بلکہ کچھ بچا سکیں۔

❁ مدارس کے ٹرسٹیوں کی بھی ووٹنگ ہو؛ تاکہ وہ اپنی کرسی برقرار رکھنے کے

لیے اپنا کام ذمے داری سے کریں اور جو نالائق ہو اُسے برطرف کیا جا سکے۔

❁ انجمن، خود اپنے ممبران کی اور دیگر مفکرانِ اسلام کی ایک میٹنگ لے اور انتہائی غور وخوض کے بعد، مدارس کا نصاب، اپ ٹو ڈیٹ کرے۔عربی گرامر اور دینی فنون کے علاوہ کمپیوٹر، سائنس، تاریخ، جغرافیہ، شہریت، معیشت، سیاست جیسے اہم موضوعات پر کتابیں داخل نصاب کرے۔

❁ طلبہ کو تعلیم کے ساتھ ساتھ کچھ ہنر بھی ضرور سکھائیں؛ تاکہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی معاشی حالت بھی درست ہو اور وہ سیٹھوں کے سامنے دست دارزی اور ان کی جھوٹی چاپلوسی کرنے کی ذلت سے خود کو محفوظ رکھ سکیں۔

❁ مدارس دو کیٹیگری کے ہوں:

(۱) پہلی کیٹیگری میں محض تین سالہ کورس رکھیں، جس میں طلبہ کو اسلام کی بنیادی باتوں کا جان کار بنا کر انھیں روزی روٹی سے جوڑ دیا جائے۔

(۲) دوسری کیٹیگری میں باقاعدہ عالمیت، فضیلت اور تخصص تک کی تعلیم ہو۔ مدارس، مساجد اور دارالافتاء کی ذمے داری اِنھی فارغین کو دی جائے۔

❁ انجمن، سبھی مدارس میں ایک ہی نصاب لاگو کروائے؛ اگر کام چور مدرسین آناکانی کریں تو ان کا علاج بھی کرے۔جو مدارس، اِس نصاب کا بوجھ برداشت نہ کر سکیں؛ انجمن، اُنھیں پہلی کیٹیگری میں کر دے۔

❁ فقہ و افتا میں تخصص کرانے کے ساتھ ساتھ، حدیث، ادب، قراءت، معیشت وسیاست میں بھی تخصص کروائیں۔

❁ مدارس کے طلبہ کے لیے جم خانے بھی بنوائے جائیں اور انھیں، کشتی، کراٹے اور مارشل آرٹ کی بھی ٹریننگ دی جائے۔

غیر مسلموں میں تبلیغِ دین پلان:

انجمن کی طرف سے ایسے ماہر اور تبلیغ کے اصولوں سے واقف کار افراد بھی متعین ہوں، جو غیر مسلموں میں جا کر تبلیغِ دینِ اسلام کی ذمے داری نبھا سکیں۔ فیلڈ میں جانے سے پہلے، مبلغین کو خوب اچھی طرح سے ٹریننگ دی جائے۔

ووٹنگ کا پلان:

انجمن کے ممبران الیکشن پر بھی نظر رکھیں اور جس امیدوار کو مسلمانوں کے حق میں خیر خواہ سمجھیں، مسلمانوں کو، اُنھی امیدواروں کو ووٹ دینے کی تلقین کریں؛ تاکہ مسلمانوں کا ووٹ بٹنے نہ پائے۔ کوئی بھی عالم یا مذہبی شخصیت، انجمن کی اجازت کے بغیر کسی بھی پارٹی یا کسی بھی امید وار کی حمایت کا اعلان نہ کرے۔ اگر کوئی امیدوار مسلمانوں کا ووٹ خریدنے کی کوشش کرے تو اس کے خلاف قانونی کاروائی کریں۔

سیاسی جماعت پلان:

جمہوری ملک میں صرف مسلمانوں کی سیاسی جماعت قائم کرنا خلافِ مصلحت ہے، اس لیے دیگر مذاہب کے انصاف پسند لوگوں کے ساتھ مل کر، انجمن ایک سیاسی

جماعت بھی بنائے، اور مسلمانوں کے انتہائی تعلیم یافتہ، دوراندیش اور مخلص افراد جو سیاست کے داؤ پیچ سے واقف ہوں، انھی کو اس جماعت میں شامل کیا جائے اور اُنھی کو الیکشن میں کھڑے ہونے کی اجازت دی جائے۔

جن اسٹوڈنس (Students) کا ذہن سیاسی باتوں کو سمجھ پاتا ہے، جو سیاست میں دل چسپی رکھتے ہیں، اُن اسٹوڈنس کی شروع سے ہی سیاسی تربیت کی جائے۔ اُن کے لیے بشمول سیاسی کتابوں کے وہ ساری چیزیں مہیا کرائی جائیں جن سے اُن کی سیاسی فکر بلند ہو۔ ساتھ ہی اُن کے دل و دماغ میں قوم کی محبت، قوم کے لیے کچھ کر گزرنے کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا جائے، ایسے طلبہ جب بڑے ہو کر پارلمینٹ میں بیٹھیں گے تو وہ اپنی قوم کو کبھی شرمندہ ہونے نہیں دیں گے۔

ٹی وی چینل یا یوٹیوب چینل پلان:

انجمن ایک شرعی ٹی وی چینل لانچ کرے، جس سے مسلمانوں کی دینی و دنیاوی تربیت کرے:

- سلمانوں کی ذہن سازی کر کے ان میں اخوت و محبت اور بھائی چارگی کو پروان چڑھایا جائے۔
- دن میں دو وقت نیوز بھی نشر کی جائے اور وہ ساری باتیں بھی بتائی جائیں جسے گودی میڈیا نہیں بتاتی۔
- مسلمانوں کے ساتھ کوئی بھی حادثہ پیش آئے، نیوز میں اس کی تحقیقی رپورٹ

پیش کی جائے، ورنہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ غلط خبریں سن کر مسلمان جذباتی ہو گئے ہیں، اور پھر وہ سب کیا ہے جو اُنھیں نہیں کرنا چاہیے تھا۔

❁ اس چینل کا ایک مقصد مسلمانوں میں عشقِ رسالت کی شمع جلانا اور ناموسِ رسالت پر مر مٹنے کا جذبہ پیدا کرنا بھی ہو۔

❁ جب تک ٹی وی چینل لانچ نہیں ہو جاتا، ایک یوٹیوب چینل سے یہ سارے کام لیے جائیں، اور چینل بن جانے کے بعد بھی یوٹیوب چینل کو برقرار رکھا جائے۔

❁ انجمن اِن دونوں چینلوں سے دینی اور دنیاوی موضوعات پر آن لائن کانفرنس کروائے، جس میں خطابت کی ذمے داری دین کے سچے رہبر و رہنما کو دی جائے؛ تاکہ مسلمان جھولا چھاپ مقررین کے عذاب سے بچ کر صحیح دینی و دنیاوی فکر حاصل کرسکیں۔ غیر ضروری جلسے جلوس کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے، اور جو پیسے بچیں انھیں نہایت دیانت داری کے ساتھ بیت المال کو دے دیا جائے۔

ان دونوں طرح کے چینلوں کا لنک اپنے ویب پیج اور ایپلی کیشن پر ضرور دیں۔

الیکٹرانک اخبار پلان:

❁ انجمن کی طرف سے انڈیا لیول پر ایک اخبار بھی نشر ہو۔

❁ اور جب تک اخبار کا کوئی انتظام نہیں ہو جاتا، انجمن ایک الیکٹرانک اخبار نکالے اسے ہمیشہ برقرار رکھے۔ آج کے زمانے میں ہمیں انٹرنیٹ کی طاقت کا اندازہ کر لینا چاہیے؛ جس میں لاگت بہت کم ہے اور فوائد بے شمار۔

ماہانہ وسالانہ میٹنگ پلان:

انجمن کے ممبران جو بھی کام کرتے جائیں، اس کا ریکارڈ رکھیں، اور کس علاقے میں کس چیز کی ضرورت ہے، اسے بھی اپنے فائل میں درج کریں۔ ہر مہینے انجمن کے ضلعی ممبران کی میٹنگ ہو، جس میں مسلمانوں کے مسائل پر گفتگو ہو اور اَب تک جو کام ہوگیا ہے اس کی فائل اس میٹنگ میں ضلع صدر کے پاس جمع کردیں۔

پھر انجمن کی ایک سالانہ میٹنگ، آل انڈیا پیمانے پر ہو، جس میں صرف ضلعی صدر براہِ راست شرکت کریں اور دیگر ممبران آن لائن شرکت کریں۔ اس میٹنگ میں ممبران سے بارہ مہینے کے سارے ریکارڈ وصول کرلیے جائیں، اچھے نتائج پر ممبران کی سراہنا کی جائے، ہمت افزائی کے لیے کم سے کم ۱۱ ممبران کو ایوارڈ اور کیش انعام بھی دیا جائے؛ تاکہ سست ممبران کے کام میں پھرتی آئے۔ کسی سے کوئی کمی ہو تو اسے مناسب تنبیہ کی جائے؛ کیوں کہ جب تک ممبران سے باز پرس کی صورت نہیں بنے گی، کام میں بہتری نہیں آئے گی۔

جمع کیے گئے ریکارڈ میں خوب غور وفکر کی جائے، جس علاقے میں جو کمی نظر آئے اسے دور کرنے کی کوشش کی جائے اور ممبران کو نئے پروجیکٹ بھی دیے جائیں۔ ضروری نہیں کہ یہ میٹنگ ایک ہی دن میں ختم کردی جائے، بلکہ کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے تک یہ میٹنگ چلے۔

انجمن کے دیگر فلاحی، رفاہی اور سماجی کام:

- انجمن کی طرف سے نادار اور غریب طلبہ کو اسکالر شپ دی جائے۔
- انجمن کی نگاہ، اُن مسلمان طلبہ پر بھی رہے جو دسویں اور بارہویں میں اعلیٰ نمبروں سے کامیاب ہوتے ہیں۔ انجمن ایسے طلبہ سے براہِ راست رابطہ کرے اور ان کی ہر طرح کی مدد کرنے کی کوشش کرے اور اُنھیں اعلیٰ تعلیم مثلاً: آئی اے ایس اور آئی پی ایس کے لیے ٹرین کرے۔
- انجمن غریب لڑکیوں کی شادی کرائے اور مناسب وضروری جہیز کا بھی بندوبست کرے۔
- انجمن ایسے مسلمانوں کا بھی پتہ لگائے جو غریب اور مستحق ہونے کے باوجود کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بھوکے سوجانے، بلکہ مر جانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ پتہ لگانے کے بعد اُن کی امداد اِس انداز میں کرے کہ دائیں ہاتھ سے دیں تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ اِس طرح کی امداد کا ریکارڈ اگرچہ رکھا جائے؛ مگر اسے نشر نہ کیا جائے۔
- انجمن، مسلمانوں کو یہ بھی بتائے کہ ایک جمہوری ملک میں اپنے حقوق حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے۔
- جتنا زیادہ ہو سکے انجمن کے بارے میں یہ ایڈوٹائز اور پرچار کیا جائے کہ

انجمن ہی مسلمانوں کی فلاح و بہبود اوران کی تعمیر و ترقی کا واحد ذریعہ ہے۔

❁ ہندوستان میں جتنی بھی خانقاہیں ، ہیں ؛ اُن کے سجادہ نشین انجمن کے ممبر ہوں اور جس وقت وہ انجمن کا کام کریں ؛ اس وقت اپنی خانقاہ کا کام اور پر چار نہ کریں۔

❁ فروعی مسائل میں اختلاف ہونے کے سبب جو دوریاں مسلمانوں میں ہوگئی ہیں، انجمن اسے دور کرنے کی پوری کوشش کرے۔

یہ سارے منصوبے اور پلان انجمن کے سامنے ہیں، انجمن کے ممبران جسے زیادہ ضروری سمجھیں، پہلے اسے پورا کریں۔ یہی ترتیب بعد میں بھی ملحوظ رکھیں۔

❁❁❁

روزنامہ راشٹریہ سہارا

محمد فاروق خاں کو اول اور ابو دجانہ کو دوئم مقام حاصل

پیام برکات اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں تحریری مسابقہ

مہراج گنج (ایس این بی) ادارہ سہ ماہی پیام برکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے مسابقہ مقالہ نویسی کا انعقاد مولانا سید محمد امان قادری مصباحی صدر و مولانا محمد عارف رضا نعمانی کنوینر کی نگرانی میں کیا گیا تھا مذکورہ مسابقہ میں محمد فاروق خان مصباحی اول پوزیشن حاصل کرکے دس ہزار کا انعام حاصل کیا۔ جبکہ محمد ابو دجانہ مھدی نے دوم پوزیشن حاصل کرکے سات ہزار وحید رضا نے سوم پوزیشن حاصل کرکے 5 ہزار کا انعام حاصل کیا، دیگر مقالہ نگاروں کو ادارہ کے ذمہ داران نے تحسینی انعام دیا ہے۔ ادارہ کے صدر مولانا سید محمد امان قادری نے نامہ نگار سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ نوجوان قلم کاروں میں لکھنے کا مزید شوق اور جذبہ پیدا ہو اس لیے ادارے کی طرف سے اس طرح کا پروگرام منعقد کیا جاتا ہے موصوف نے کہا کہ ان شاء اللہ آگے بھی اس سے بڑے پیمانے پر مسابقہ جاتی پروگرام منعقد کیا جائے گا۔ مذکورہ مقالہ نویسی مسابقہ میں بڑھ چڑھ کر ادارے نوجوان قلم کاروں نے حصہ لیا۔ اس کام میں ادارتی ٹیم کے ذمہ داران نے کافی محنت اور لگن سے کام کرکے اسے بحسن وخوبی پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ نورالہدیٰ مصباحی

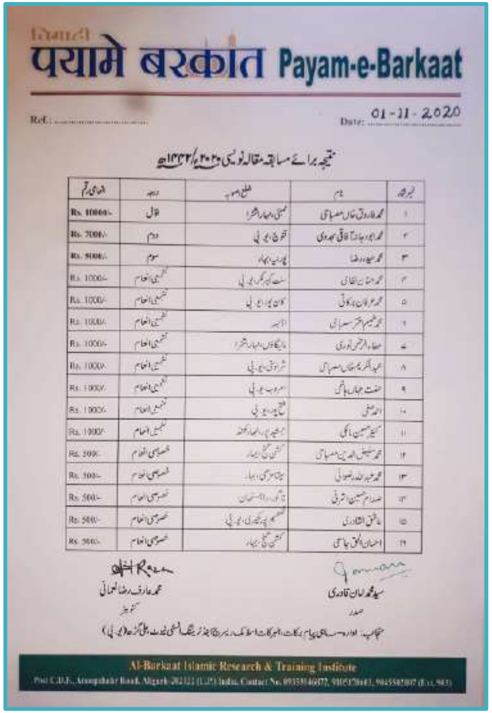

पयामे बरकात Payam-e-Barkaat

Ref.: Date: 01-11-2020

نتیجہ برائے مسابقہ مقالہ نویسی ۲۰۲۰ء/۱۴۴۲ھ

نمبر شمار	نام	ضلع، صوبہ	درجہ	انعامی رقم
۱	محمد فاروق خان مصباحی	ممبئی، مہاراشٹرا	اول	Rs. 10000/-
۲	محمد ابو دجانہ آفاقی مھدوی	قنوج، یو پی	دوم	Rs. 7000/-
۳	محمد وحید رضا	پورنیہ، بہار	سوم	Rs. 5000/-
۴	محمد حسنات الثاقبی	سنت کبیر نگر، یو پی	تحسینی انعام	Rs. 1000/-
۵	محمد عرفان برکاتی	کانپور، یو پی	تحسینی انعام	Rs. 1000/-
۶	محمد نعیم اختر مصباحی	اڈیشہ	تحسینی انعام	Rs. 1000/-
۷	عطاء الرحمن نوری	مالیگاؤں، مہاراشٹرا	تحسینی انعام	Rs. 1000/-
۸	عبد الکریم خان مصباحی	شراوستی، یو پی	تحسینی انعام	Rs. 1000/-
۹	حشمت جہاں ہاشمی	امروہہ، یو پی	تحسینی انعام	Rs. 1000/-
۱۰	[illegible]	فتح پور، یو پی	تحسینی انعام	Rs. 1000/-
۱۱	کنیز حسین ہاشمی	[illegible]	تحسینی انعام	Rs. 1000/-
۱۲	محمد شکیل الدین مصباحی	کشن گنج، بہار	خصوصی انعام	Rs. 500/-
۱۳	محمد عبد اللہ رضوی	سیتامڑھی، بہار	خصوصی انعام	Rs. 500/-
۱۴	صدام حسین اشرفی	ٹونک، راجستھان	خصوصی انعام	Rs. 500/-
۱۵	عاشق القادری	لکھیم پور کھیری، یو پی	خصوصی انعام	Rs. 500/-
۱۶	احسان الحق جامعی	کشن گنج، بہار	خصوصی انعام	Rs. 500/-

سید محمد امان قادری
صدر

محمد عارف رضا نعمانی
کنوینر

Al-Barkaat Islamic Research & Training Institute

بروز پیر، 2 نومبر 2020ء کو "پیام برکات اسلامک انسٹی ٹیوٹ" کے تحریری مسابقے کی رپورٹ روزنامہ راشٹریہ سہارا میں شائع ہوئی۔

مولا علی ریسرچ سینٹر

کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر کی لائبریریوں سے اسلافِ کرام کی ایسی کتابیں حاصل کی جائیں جو اب تک شائع نہیں ہوئیں یا شائع تو ہوئیں مگر اب نایاب ہو چکی ہیں۔ اُن کتابوں پر از سر نو جدید انداز میں کام کیا جائے۔ اگر وہ کتابیں عربی یا فارسی زبان میں ہوں، تو اردو، ہندی اور انگلش تینوں زبانوں میں اُن کا آسان ترجمہ کیا جائے۔ عربی اور فارسی متن کی تحقیق کی جائے، مشکل کتابوں کی تسہیل کی جائے اور اُن کی اشاعت کروا کر انھیں دنیا بھر کی لائبریریوں، اہل علم، محققین، اسکالرز اور عوام تک پہنچایا جائے۔

Maula Ali Research Centre aims to acquire old Islamic manuscripts (Interpretations, Commentaries, Exegesis, etc.) of our ancestors from libraries across the world which have not been published; if published, they are no longer accessible, etc. and work upon its publication according to modern standards by carrying out research on the Arabic and Persian scripts, referencing, easy translation into multiple languages, mainly English, Hindi and Urdu, and lastly, printing and distributing it amongst the scholars, research experts, intellectuals and the entire Muslim Ummah.

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

WWW.MINARAMASJID.COM